مکتوباتِ عثمانیؒ

مفتیؒ بنام قاضی

از مولانا قاضی اطہر مبارک پوری، بمبئی

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی (متوفی شنبہ ۱۰ شعبان سنہ ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۲ مئی سنہ ۱۹۸۴ء) رحمۃ اللہ علیہ میرے خاص علمی محسن ہیں، درحقیقت انھوں نے مجھے ملک کے مستند و معتبر محققین و مصنفین کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ اگر ندوۃ المصنفین سے وہ میری کتابیں شائع نہ کرتے تو شاید میری کتابوں کی اشاعت اتنے باوقار اور معیاری انداز پر نہ ہوتی، مفتی صاحب مرحوم سے میرا تعلق و تعارف زمانۂ طالب علمی ہی سے تھا، جب کہ مدرسہ احیاء العلوم مبارک پور میں آئے دن علماء کی آمد و رفت مختلف تقریبات میں رہا کرتی تھی، جہاں تک یاد پڑتا ہے مفتی صاحبؒ سے سب سے پہلی خط و کتابت تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی، لاہور چھوٹ گیا تھا۔ کسی علمی جگہ کی تلاش تھی میں نے مفتی صاحب کو لکھا کہ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں جگہ ہو تو مجھے رکھوا دیں، اس کے جواب میں مفتی صاحب نے لکھا کہ وہاں جگہیں پر ہو چکی ہیں، پھر بھی آپ مولانا سعید احمد اکبر آبادی صاحب کو لکھیں اور میرا حوالہ دیں، اس کے بعد خط و کتابت کی باری نہیں آئی۔ میں سنہ ۱۹۵۰ء میں بمبئی گیا۔ اس میں مفتی صاحب کی

شفقت اور خوردہ نوازی کو بڑا دخل ہے۔ اس زمانہ میں مجاہد ملت حضرت مولینا حفظ الرحمن صاحب اور حضرت مفتی صاحب اکثر بمبئی تشریف لایا کرتے تھے اور خان منزل کھانڈیا اسٹریٹ میں مرحوم عبداللہ احمد عرب سکری صاحب کے یہاں قیام کرتے تھے، ہم لوگ صبح و شام ان حضرات کی خدمت میں حاضری دیتے اور مختلف موضوعات پر کھل کر تبادلۂ خیال کرتے تھے، ۱۹۶۵ء میں مفتی صاحبؒ نے ندوۃ المصنفین سے میری کتاب "عرب و ہند رسالت میں" میں شائع کی، اسی زمانہ سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہوا۔ ویسے مفتی صاحب زیادہ خط و کتابت کے عادی نہیں تھے اور نہ ہی ان کو اس کے لیے وقت ملتا تھا، ایک مرتبہ معذرت کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ خط و کتابت کے بارے میں میرا مزاج حضرت الاستاذ مولانا شاہ انور صاحبؒ کی طرح ہے۔ اس کے باوجود میرے ہر خط کا جواب دیر سویر دیا کرتے تھے۔ جس میں شفقت، محبت، خلوص، خوردہ نوازی اور تشجیع ہمّت افزائی ہوا کرتی تھی، اپنی کتابوں کے لیے دوسروں سے مقدمہ لکھوانے کا میرا ذوق نہیں ہے، ندوۃ المصنفین سے مفتی صاحبؒ نے میری آٹھ کتابیں شائع کیں اور کسی کتاب پر دوسرے کا مقدمہ نہیں ہے بلکہ ہر کتاب کی ابتدا میں مفتی صاحب کی چند سطریں ہیں جو بہتر سے بہتر مقدمہ سے بڑھ کر ہیں، یقین ہے کہ اگر میں کسی دوسرے بزرگ سے مقدمہ لکھواتا تو اس میں وہ خلوص، خوردہ نوازی، اعتراف اور تشجیع کی وہ فراوانی نہ ہوتی جو مفتی صاحب کی چند سطروں میں موجود ہے۔ یہی حال ان کے خطوط کا ہے۔

حق تصنیف کے نام پر رائلٹی یا کتاب کی فروختگی میرے ذوق و مزاج کے خلاف ہے، میں نے کبھی کسی کتاب پر کوئی رقم نہیں لی ہے بلکہ خود میں نے رقم خرچ کی ہے حتی کہ قاہرہ میں جب میری کتابوں کے شائع ہونے کی باری آئی تو دار الانصار کے مالک مرحوم سید اسعد سید احمد نے رائلٹی کی بات کی تو میں نے اُن سے کہدیا کہ

آج تک میں نے اپنے ملک میں کسی سے حق تصنیف کے نام پر کوئی رقم نہیں لی ہے قاہرہ میں کیا لوں گا، آپ شائع کر کے فروخت کریں البتہ مجھے اتنے نسخے دے دیں۔ یہی صورت میں نے ندوۃ المصنفین سے کتابیں شائع ہونے کے وقت اختیار کی، اور جب پہلی کتاب "عرب و ہند عہد رسالت میں" شائع ہوئی اور مفتی صاحب نے ۲۵۰ روپئے عنایت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے اس کے عوض تاجرانہ نرخ پر اس کے نسخے لے لیے، اس کے بعد ہر کتاب کے پچیس تیس نسخے لیتا رہا، یہ صورت میں نے اپنے مزاج کے تقاضے پر اختیار کی اور اپنا علم فروخت کرنے کے بجائے اس کو فروغ دینے کی راہ نکالی۔ درمیان میں بعض اہم اور مشہور اداروں کے ذمہ داروں نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی کتابیں ہم کو دیں، اس میں آپ کا فائدہ ہوگا مگر میں نے کہا کہ یہ بات وضعداری اور مروّت و فتوّت کے خلاف ہے کہ مفتی صاحب نے میری کتابیں شائع کرکے اوساطِ علمیہ میں میرا تعارف کرایا ہے اس کے بعد میں دوسرے ادارے سے بات چیت کروں، پھر میں اپنی علمی و تحقیقی کاوشوں کی قیمت چند روپئے کی صورت میں وصول کرنا نہیں چاہتا۔

خوش قسمتی سے مفتی صاحب کے جو خطوط میرے پاس محفوظ رہ گئے ہیں ان میں پہلا خط ۴ر فروری ۱۹۵۹ء کا اور آخری خط ۱۹ر جنوری ۱۹۸۲ء کا ہے لیکن اکیس بائیس سال میں یہ خطوط آئے اور تقریباً ایک سال میں ایک خط کا اوسط پڑتا ہے، حالانکہ اس سے زیادہ خطوط آئے مگر افسوس کہ وہ محفوظ نہیں رہ سکے، جو رہ گئے ہیں ان میں علم دوستی، فراخ دلی، خوردہ نوازی، شفقت، خلوص اور تعلق کی وہ قدریں ہیں جو ہمارے بزرگوں میں عام طور سے مفقود ہیں، مفتی صاحب کے غیر محفوظ خطوط میں وہ تعزیتی خط بہت ہی اہم تھا جسے آپ نے میرے والد ماجد رحمۃ اللہ کے وصال پر مجھے لکھا تھا، افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملا۔

(۱) مورخہ ۴ر فروری ۱۹۵۹ء محترم مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ ملا، "رجال السند والہند" مل گئی تھی، اکثر کتابوں پر تبصرے مولانا سعید احمد کرتے ہیں، چنانچہ کتاب ان کو بھیج دی گئی ہے، ان شاء اللہ جلد اظہار رائے کیا جائے گا، تبصروں کے لیے صرف تین چار صفحات ہوتے ہیں، کبھی اتنے بھی نہیں اس لیے تاخیر ہو جاتی ہے، مولانا سعید کو مزید تاکید لکھ دوں گا، کتاب جب آئی تھی میں نے بھی اس پر چلتی ہوئی نظر ڈالی تھی، اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب لکھ کر آپ نے ایک بڑے خلاء کو پُر کر دیا ہے، بکھرے ہوئے موتی یکجا ہو گئے ہیں، اور سندو ہند کے ارباب علم وحکمت کا ایک خوب صورت ہار تیار ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ یہ گراں قدر خدمت قبول فرمائیں، آپ کے کام میں یوں بھی بڑی برکت ہے، کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں، فقط والسلام۔ عتیق الرحمن عثمانی

(۲) مورخہ ۵ر مارچ ۱۹۶۴ء مخلصم ومحترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ ملا، مضمون بھی پہونچ گیا تھا۔ "برہان" میں جلد شائع ہو گا، کاموں کے ہجوم میں حالت کچھ ایسی ہو گئی ہے کہ ضروری خطوط کے جواب بھی رہ جاتے ہیں، آپ کبھی بھی اس کا خیال نہ فرمایا کریں۔ کتاب "ندوۃ المصنفین" سے ضرور شائع ہو گی، اس کو مکمل کر لیں[۱] ادارے کو اس سلسلہ میں آپ کی کیا خدمت کرنی ہو گی؟ اس کو صاف کر لیں، رائلٹی کا یہاں کوئی سلسلہ نہیں ہے، کسی زیادہ بہتر معاوضہ کی بھی توقع نہ رکھئے، کیونکہ ادارے کے حالات ایسے ہی ہیں۔ پھر بھی خدمت کی جائے گی میں سمجھتا ہوں آپ کے سامنے پوری صورت حال ہے۔ غالباً ۱۸ر کو بمبئی آنا ہو گا، حج کمیٹی کی میٹنگ ہے، امید ہے آپ بہمہ وجوہ بخیر وعافیت

[۱] "عرب وہند عہد رسالت میں" میری پہلی کتاب جو ندوۃ المصنفین سے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی۔

ہوں گے۔ فقط والسلام۔ عتیق الرحمٰن عثمانی۔

(۳) مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۶۴ء، مخلصم ومحترم جناب مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مکرمت نامہ ملا۔ مجھے خود خیال تھا کہ اس دفعہ آپ سے اطمینان کی ملاقات نہ ہوسکے گی۔ سچ تو یہ ہے اس عرصے میں کئی دفعہ خط لکھنے کا ارادہ کیا مگر پورا نہ ہوسکا، کاموں کا ہجوم اور ماحول کی ناسازگاری کی نوعیت کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ ضروری کام بھی رہ جاتے ہیں، بمبئی میں بارش کا اتنا زور تھا کہ کہیں آنا جانا مشکل ہوگیا تھا، افسوس آپ کو زحمت ہوئی، کسی نے یہ نہیں بتایا کہ آپ تشریف لائے تھے، ورنہ فون پر ہی معذرت کرلیتا، کتاب کا آخری باب فوراً ارسال فرمائیں اور شروع کے صفحات بھی، کتابت فوراً ہوجائے گی، کتابت کی عمدگی اور باضابطگی کے لیے بہتر یہی ہے کہ پورا مسودہ سامنے ہو، مسودہ کاتب کو دے دیا گیا ہے، دونوں مضمون محفوظ ہیں، ان شاء اللہ "برہان" ہی میں شائع ہوں گے، بعض مضامین کی طوالت اور تسلسل کی وجہ سے یہ دشواری پیش آرہی ہے کہ متعدد اہم مضامین دو دو سال بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ مدت سے رکے ہوئے ہیں، آپ کے مضمون گرانقدر ہوتے ہیں، واپس کیسے ہوسکتے ہیں، امید ہے آپ بہمہ وجوہ بخیر وعافیت ہوں گے، والسلام صاحب[1] گاڑی لے آئے تو تھکاوٹ دور کرنے کے لیے تفریح کو چلا گیا تھا کیوں کہ بھی ساڑھے کا ساتھ تھا۔ عتیق الرحمٰن عثمانی، ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی۔

(۴) مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۴ء برادرم ومخلصم مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا گرامی نامہ ملا تھا، لفافہ بھی پہونچ

---

[1] جناب اے، اے خان صاحب بمبئی سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر۔

گیا تھا، پورا مسودہ کتابت کے لیے دے دیا گیا ہے، کاتب پختہ قلم ہے انشاءاللہ کتابت مناسب رہے گی، میرا دو چار سطریں لکھنا، بس یہی ایک مرحلہ ہے، تاہم کوشش کروں گا، فہرست اور ابتدائیہ وغیرہ کے ساتھ دو صفحے مزید محفوظ رکھے گئے ہیں، کتاب کا سائز بڑا ہی رکھا گیا ہے، علمی کتابوں کے لیے چھوٹا سائز ٹھیک نہیں رہتا، حالانکہ اس میں کافی کفایت ہوتی ہے۔ "ابن حزم" والا مضمون جلد شائع ہوگا، صدارت کا انتخاب ہوچکا ہوگا[1]۔ ابھی یہاں خبر نہیں پہونچی، کتاب کے سلسلے میں کچھ خدمت آپ کی ہوگی، اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ فقط، والسلام

عتیق الرحمٰن عثمانی، ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی

(۵) ۶؍جون ۱۹۶۵ء مخلصم مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا، میں حج کے بعد مکہ مکرمہ ہی میں علیل ہوگیا تھا، سخت قسم کا فلو ہوگیا تھا، بالکل بے جان ہوگیا، یہاں پہونچ کر بھی اس کے اثرات رہے، کمزوری اب بھی باقی ہے، شکر ہے کتاب طبع ہوگئی۔ اور عمدہ طبع ہوگئی، آپ کے لیے بطور معاوضہ نہیں بطور ہدیہ ۲۵۰ طے شدہ ہیں، جیسے ہی گنجائش نکلے گی ارسال خدمت کر دیے جائیں گے، ادارے کی حالت بس یوں ہی سی ہے[2] مجھے فرصت نہیں ملتی دوسروں کے بس کا کام نہیں، نتیجہ یہ ہے کہ ضروری مصارف میں بھی تنگی ہوتی ہے، جس کتاب کا آپ نے ذکر فرمایا ہے، بمبئی میں ضرور دیکھوں گا، خدا کرے ادارے سے شائع ہوسکے، مدینہ منورہ میں عزیز مولوی خالد سلمہٗ[3]

---

[1] جمیعۃ علماء مہاراشٹر کی صدارت کا انتخاب۔ [2] میں نے اس کے بدلے تاجرانہ نرخ پر کتابیں لے لی تھیں، اس کے بعد بھی روایت قائم رہی کہ ہر کتاب کے پچیس تیس نسخے لے لیتا تھا۔

[3] عزیزم خالد کمال سلمہٗ ربہ اس زمانہ میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں زیر تعلیم تھے۔

سے ملاقات ہوئی تھی، وہاں قیام صرف تین روز رہا۔ یونیورسٹی بھی نہ دیکھ سکے، اُمید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام

عتیق الرحمٰن عثمانی ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی

(۶) مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۵ء مخلصم و محترم مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، گرامی نامہ ملا۔ جواب بینا اور بھوپال کے درمیان چلتی ٹرین سے لکھ رہا ہوں، پٹھان کوٹ زنّاٹے سے دوڑ رہی ہے اور قلم ہل رہا ہے، یہ معلوم ہو کر کہ قرعہ میں نام نہیں آسکا، افسوس ہوا، قرعہ ہی ٹھہرا، اس کی کشتی اکثر حالات میں ہواؤں کے خلاف چلتی ہے، صورت یہ ہے کہ گزشتہ سال کے تلخ تجربے کے بعد اس سال کمیٹی میں یہ طے ہو گیا تھا کہ میں اپنے پاس کوئی علیحدہ کوٹا نہیں رکھوں گا، چنانچہ میرے پاس ایک سیٹ بھی پہنچی ہے، سفارش ضرور کر سکتا ہوں اگرچہ وہاں بھی چند ہی سیٹیں ہیں، کمیٹی میں تو زیادہ کی بات ہوئی تھی مگر حکومت نے اندازے سے بہت کم تعداد نشستوں کی کردی ہے، اس لیے وہ صورت باقی نہیں رہی، بہرحال اگر آپ کا حج فرض ہے اور آپ پہلی دفعہ جا رہے ہیں تو مسٹر ڈی، اے قدوائی ڈپٹی سکریٹری اکسٹرنل افیرز نئی دہلی کے نام درخواست بھیجیں، اور اس کی کاپی مجھے بھیج دیں، درخواست ٹائپ شدہ انگریزی میں ہو، میں یہاں ممکن سعی کروں گا، کیوں کہ بحالت موجودہ میری حیثیت سفارشی ہی کی ہے، میرے پاس براہ راست کوئی کوٹہ نہیں ہے۔ قدوائی صاحب کے پاس بھی نہیں ہے، مگر اِکّا دُکّا درخواستوں پر ہم اور وہ مل کر غور کر سکتے ہیں، اور مجھ سے پوچھئے تو سیدھا راستہ یہ ہے کہ اس سال صبر سے بیٹھے رہیں، اور اگلے سال کا انتظار کریں، امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے، بھوپال سے غالباً پرسوں واپسی ہوگی۔ مدینہ منورہ سے مولوی خالد کمال سلمہٗ کا خط آیا تھا جواب لکھوں گا،

علماء ہند کی عربی تصنیفات پر آپ کا مقالہ پاکر کتاب شائع ہوئی تھی، مولوی خالد سیف اللہ کو جدہ میں اس کی ضرورت ہے کیا کرنا چاہیئے۔ فقط والسلام

عتیق الرحمن عثمانی

(۷)........ ۱۹۶۵ء محترم مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا، ڈاکٹر صاحب موصوف کو ادارے کے قواعد و ضوابط کی کاپی بھیجی جارہی ہے۔ میں ان کو خط بھی لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں، لائف ممبر بن جائیں تو اس وقت ادارے کو بڑی مدد مل جائے، جنگ کے بعد سے حالات بہت نازک ہو گئے ہیں، یہاں کی مطبوعات کی اعلیٰ پیمانے پر کھپت پاکستان میں ہوتی تھی، وہاں کے تاجر لائسنس کے ذریعہ کتابیں منگاتے تھے اور اس طرح ادارہ کی اہم ضرورتیں پوری ہو جاتی تھیں، اب یہ سلسلہ تمام تر منقطع ہے اور مستقبل قریب میں بھی کوئی روشنی نظر نہیں آتی، ذی استطاعت صاحب خیر اور صاحب ذوق اگر توجہ سے کام لیں تو یہ نازک وقت ٹل سکتا ہے، بہتر ہوگا کہ آپ ہی ڈاکٹر صاحب موصوف کو تازہ مطبوعات کے بعد خط تحریر فرمادیں، ابھی تک آپ کی دوسری کتاب کی کتابت شروع نہیں ہو سکی ہے، اور اس کی وجہ بھی حالت کی ناسازگاری ہے، جیسے ہی موقعہ ملے گا کام شروع کرایا جائے گا۔ "عرب و ہند عہد رسالت میں" پر تبصرہ کا کٹنگ بھی مل گیا تھا، امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام۔ عتیق الرحمن عثمانی

(۸) ۱۸ اگست ۱۹۶۶ء مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا، پہلا خط بھی پہونچ گیا تھا، تاخیر جواب کے لیے معذرت خواہ ہوں، سب سے پہلے تو زیارت حرمین شریفین سے بخیریت

۵؎ جناب ڈاکٹر عبد اللطیف خاں صاحب مقیم کویت۔

تمام واپسی پر مبارکباد قبول فرمائیں، بہت خوب ہوا کہ مولوی خالد سلمہ کی موجودگی میں والدین کو یہ سعادت میسّر ہوگئی، ادارے کے حالات ناقابلِ بیان حد تک نازک ہیں، ہر مہینے یہی انتظار رہتا ہے کہ پاکستان سے سلسلہ کھلے اور کام جاری ہو، یہ پورا سال انتہائی پریشانی میں گذرا ہے، اور اب پانی سر سے اونچا ہے، افسوس دوستوں تک کو یہ احساس نہیں کہ ندوۃ المصنفین جیسے بہترین علمی اور مذہبی ادارے پر کیا بیت رہی ہے، جس روز بند ہو جائے گا دنیا حیرت کرے گی، بمبئی میں کام کی اچھی خاصی گنجائش ہے مگر کرے کون؟ غیر ضروری کاموں کے لیے روپیہ جمع ہو جائے گا مگر ندوۃ المصنفین کو "چند لائف ممبر، چند خاص ممبر" اور بہت سے عام ممبر نہیں ملیں گے، یا للعجب! آپ کی کتاب میں تاخیر کا سب سے زیادہ یہی سبب ہے، تمام ضروری کام روک دیے گئے ہیں، کیونکہ کچھ ہے ہی نہیں، اسٹاک سے جو پڑا ہوا ہے، کتاب کا مسودہ برائے کتابت بہرحال اسی عمدہ کاتب کو دیا جا رہا ہے، توقع ہے چند مہینوں میں کتاب طبع ہو کر سامنے آجائے، یہی فکر ہے کہ کاغذ کہاں سے آنے گا، طباعت کی رقم کا کیا ہوگا؟ میں حالات کی ناسازگاری سے گھبرانے والا نہیں ہوں، مگر عزم و ہمت کا بھی ایک پیمانہ ہوتا ہے، امید ہے آپ بہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام، عتیق الرحمٰن عثمانی۔

(۹) ۲۴ر جولائی ۱۹۶۷ء۔ مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ اگرچہ مولوی محمد ظفر احمد خاں[۱] کے نام ہے لیکن میرے ذمہ ہی جواب کا قرضہ ہے، وہ خط اس وقت سامنے نہیں ہے، کہیں دبا ہوا ہوگا، میری حالت ایسی ہی ہوگئی ہے، کتابت شکر ہے مکمل ہوگئی ہے، یہاں تک کہ

[۱] ندوۃ المصنفین کے قدیم خادم اور آفس انچارج چند سال ہوئے انتقال کر گئے۔ ضیق النفس کے دائمی مریض تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

پرسوں میں نے بھی چند منٹ نکال کر اپنے دو صفحے لکھ دیے ہیں، یہ چھوٹی سی بات تھی مگر بڑی بھی کہ میرے پاس ان کاموں کے کرنے کا وقت ہی نہیں، کتاب ان شاء اللہ "دیر آید درست آید" کا مصداق ہوگی، کوشش کی جائے گی کہ پروف آپ دیکھ سکیں، یہ اچھا ہوگا،

حاجی احمد غریب صاحب کی رحلت کا قلب پر غیر معمولی اثر ہے، بڑے صاحب خیر، اعلیٰ درجہ کے منتظم اور تعمیری صلاحیت کے شخص تھے، اجتماعی کاموں سے بھرپور دلچسپی لیتے تھے، افسوس کم عمر پائی، ان کی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی، میں نے آج ہی فینسی محل کے پتے پر حافظ محمد صدیق صاحب کو خط لکھا ہے، اندیشہ ہے کہ حافظ صاحب بمبئی نہ ہوں اور خط ضائع ہو جائے، اچھا ہو کہ خط محفوظ ہو جائے، امید ہے آپ بہ ہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوں گے، مولوی خالد صاحب سلمہ کی کامیابی سے قلبی مسرت ہوئی، صالح اور لائق نوجوان ہیں، یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ ایسی اولاد میسر ہوئی۔ میں الحمد للہ بخیریت ہوں، دوسری جانب مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب کے لیے چھوڑ دی ہے۔

عتیق الرحمٰن عثمانی، دفتر برہان جامع مسجد دہلی ۶

خوش قسمتی سے حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وہ تعزیتی خط بھی میرے پاس محفوظ ہے جس کو آپ نے الحاج احمد غریب صاحب میمنی مرحوم کی وفات کے سلسلہ میں ان کے چھوٹے بھائی حافظ محمد صدیق صاحب میمنی مرحوم کے نام لکھا تھا اور اوپر خط میں جس کے محفوظ ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے، اس مکتوب کو بھی یہاں درج کیا جاتا ہے۔

۲۴ جولائی ۱۹۶۷ء مخلصم و محترم جناب حافظ محمد صدیق صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کن لفظوں میں حاجی احمد غریب صاحب مرحوم کی تعزیت کی جائے، آپ کے قلب پر تو جو کچھ گذر رہی ہوگی، ہم لوگ بھی اس المناک خبر کو سن کر دم بخود رہ گئے، بہت سخت اور غیر معمولی حادثہ ہوا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون،

صد افسوس ملّت کا ایک سچّا خادم اُٹھ گیا، مرحوم سے پہلی ملاقات غالباً ۱۹۴۹ء میں "محمدی جہاز" پر ہوئی تھی، مرحوم امیر الحج تھے، اور ہم لوگ ایک ڈیلی گیشن میں حجاز جا رہے تھے، اس کے بعد سے تعلقات میں اضافہ ہوتا رہا، اس وقت مرحوم کی ایک ایک خصوصیت رہ رہ کر یاد آرہی ہے، اعلیٰ درجہ کے منتظم، ملّت کے زبردست بہی خواہ، اجتماعی مصلحتوں کو سمجھ کر بہترین کام کرنے والے، بہت ذی اثر اور قوم کے معتمد، جس کام کو ہات میں لیتے انجام تک پہونچاتے، خاموشی کے ساتھ امور خیر میں حصّہ لینے والے، ہندوستان چھوڑنے سے کچھ ہی پہلے مرحوم سے اسی فینیسی محل میں بہت دیر تک ملاقات رہی تھی، افسوس ایسا مخلص خدمت گزار اور غیر معمولی کارکن اس قدر جلد ہم سے جُدا ہو گیا، اس درجے کے کارکن جن میں اجتماعی اور اصلاحی کاموں کی اتنی اعلیٰ صلاحیت ہو کم ہی ہوتے ہیں، مرحوم آج دنیا میں نہیں ہیں مگر ان کے تعمیری کارنامے ہمیشہ زندہ رہیں گے، صابو صدیق مسافر خانہ کی آخری منزل، انجمن خدام النبی، اور دوسری جمعیتیں سب ہی ان کی خدمات کو یاد کریں گے، آپ کے لیے اور مرحوم کے بچّوں اور اہلیہ کے لیے یہ صدمہ خاص طور پر جاں کاہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ سب کو صبر و رضا سے نوازیں، ازراہِ کرم ان کی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادوں تک کلماتِ تعزیت پہونچا دیں۔

اصبر نکن صابرین فانّما — صبر الرعیۃ عند صبر الراس

خیر من العباس صبرک بعدہ — واللہ خیرٌ منک للعباس

عتیق الرحمٰن عثمانی

(۱۰) ۱۹ جون ۱۹۶۶ء — مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرم نامہ پہونچا، "عرب و ہند عہد رسالت" جتنے نسخے خدمت گرامی میں پیش کیے گئے تھے، اتنے ہی نسخے اس کتاب کے بھی پیش

کئے جائیں گے، میں نے مولوی محمد ظفر احمد خاں سے کہدیا ہے، آپ ان کو وہی پہلے کی تعداد تحریر فرمادیں، شاید ایسا ہوا تھا کہ نقد روپئے کے بجائے آپ نے کتابیں لی تھیں، اس کے بعد یہی صورت باقی رہے گی تو تاجرانہ رعایتی معاملہ ہو جائے گا، افسوس آپ کو زحمت انتظار اٹھانی پڑی، پہلا خط میرے سامنے نہیں ہے، امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے، مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔ والسلام۔

عتیق الرحمٰن عثمانی، ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی

(۱۱) ۹ ستمبر ۱۹۶۸ء مخلصم ومحترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تہنیت نامہ ملا تھا، مختلف سفر درپیش رہے، جواب میں تاخیر ہوگئی، آپ کے کلماتِ تہنیت سے قلب پر خاص اثر ہوا ہے، اور ان الفاظ سے تعلق خاص اور روحانی ربط کا اندازہ ہوتا ہے، مولانا یہ بے طلب ایک چیز آئی ہے، جس کی نوعیت کسی رسمی خطاب کی نہیں بلکہ علمی اعزاز کی ہے، اس لیے لائق شکر ہے۔ بہت سے اصحاب علم مجھ سے کہیں زیادہ اس اعزاز کے مستحق ہیں، مجھے اس کا پوری طرح احساس ہے، آپ کا رسمی شکریہ کیا ادا کروں، اسلام اور ہندوستان کی ابتدائی تاریخ سے متعلق تمام مضامین کتاب کی صورت میں آنے چاہئیں، ان پر نظر ثانی فرمالیں، مناسب اضافے بھی ہو جائیں، مسوّدہ جلد آئے تو ۱۹۶۹ء کی مطبوعات میں اس کی اشاعت شامل کر لی جائے، "ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں" پر ارشاد کی تعمیل میں چند لائنیں لکھ دی تھیں، عزیزم مولوی خالد کمال سلمہٗ بہت انتظار کر کے گھر واپس چلے گئے، ان کے حالات سے تردّد ہے، خدا کرے ویزا وغیرہ جلد آجائے مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔ فقط، والسلام۔

عتیق الرحمٰن عثمانی

(۱۲) ۷؍اکتوبر ۱۹۶۸ء مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ گرامی نامہ ملا۔ عزیزم مولوی خالد کمال کے بخیریت تمام پہونچنے کی اطلاع ہوئی، نہایت سعادت مند اور قابلِ قدر اور نوجوان عالم ہیں، ان کیلئے دعا کرتا ہوں، یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ اسلامی ہند سے متعلق مضامین ایک مستقل تصنیف کے روپ میں مرتّب ہو گئے ہیں۔ ان کو جلد سے جلد ارسال فرمائیں کتابت فوراً شروع کرادی جائے گی، زندگی کی رفتار تیز تر ہوتی جارہی ہے، جو کام جس قدر جلد ہوجائے بہتر ہے، ان شاء اللہ ۱۹۶۹ء کی مطبوعات میں آجائے گی، کاتب رامپور میں ہیں، مسوّدہ رجسٹری سے رام پور بھیج دیا جائے گا، جس ٹکڑے میں مزید اضافے کا خیال ہو اس کو بعد میں بھیج دیجئے گا، گھانا اطمینان سے جانا چاہیئے مگر جانا چاہیئے۔ ایک ضروری کام تھا، آپ اس کو زیادہ بہتر اور سلیقے سے کرسکیں گے، ندوۃ المصنفین کے اغراض و مقاصد عربی میں عمدہ اور نفیس ٹائپ میں طبع ہونے چاہئیں، دس بارہ سال ہوئے لیتھو میں طبع ہوئے تھے، شاید مولانا عبدالحمید نعمانی نے ان کو عربی میں منتقل کیا تھا۔ رائے ہوگی تو عربی، اُردو دونوں کی کاپیاں بھیج دی جائیں گی، یہاں یہ کام ٹھیک نہیں ہوسکتا، ٹائپ کا دہلی میں کوئی اچھا پریس نہیں ہے، مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب مستقل بیمار ہیں، کوئی نیا کام ان سے نہیں ہوتا، میری بے فرصتی اور ہجوم کار کا آپ کو اندازہ ہے، ضروری مصارف ادا کردیئے جائیں گے۔ والسلام۔ عتیق الرحمٰن عثمانی۔

(۱۳) ۱۱؍مارچ ۱۹۷۰ء مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ ملا تھا، جواب میں تاخیر ہی ہوجاتی ہے۔ اس درمیان میں متعدد سفر بھی رہے، کیا عرض کروں پاکستان سے کاروبار بند ہونے سے ادارہ کا ڈھانچہ بگڑ جارہا ہے، محض ساکھ ہے کہ گاڑی کھسک رہی ہے، مجموعۂ مقالات دو مہینے

قبل آجاتا تو ۱۹۶۹ء کی مطبوعات میں اس کتاب کو شامل کر لیا جاتا، اب ۱۹۷۰ء کی کتابوں میں شامل ہوگی، بہر حال فوراً بھیجدیں، کتابت میں بھی وقت لگتا ہے، ادھر ۱۹۷۰ء کے بھی تین مہینے گزرنے کو ہیں، ان شاء اللہ جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی، یعنی زیادہ سے زیادہ جولائی تک، اس کے بعد "العقد الثمین" کی کتابت ہوگی، بے شک اس طرح آپ کی کتب گرامی کا پورا سیٹ "ندوۃ المصنفین" سے شائع ہو جائے گا، "العقد الثمین"، پر زیادہ توجہ دیں تو بہتر ہوگا۔[1] تحریر فرمائیں کہ اس کا حجم کتنا ہوگا، شاید مناسب ہو کہ مجموعۂ مقالات میں دو ایک مقالے غیر مطبوعہ بھی شامل ہو جائیں، بعد میں بھیج دیجیے گا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلم میں برکت عطا فرمائی ہے اور خلوص بھی، امید ہے بخیر و عافیت ہوں گے، پرسوں احمد آباد کا سفر ہے اور شروع اپریل میں شاید کیرالا کا، ایک بڑی مسجد کا افتتاح کرنا ہے، بمبئی سے گزرنا ہوگا، مگر غالباً صرف دو گھنٹے ہوائی اڈے پر ٹھہرنا ہو، بہت دنوں سے بمبئی آنا نہیں ہوا، آپ حضرات سوچ سمجھ کر ایسا پروگرام بنالیں کہ اس بڑے اور اہم شہر سے ادارے کو کچھ لائف ممبر، کچھ معاونین خاص، کچھ معاونین، کچھ محسن خاص مل جائیں تو ایک ہفتے کے لیے بمبئی آجاؤں، اس سفر میں ادارے کے علاوہ کوئی کام نہ ہو۔ عتیق الرحمٰن عثمانی۔

(۱۴۲) ۲۹ ستمبر ۱۹۷۰ء مطابق ۲۷ رجب ۱۳۹۰ھ۔ مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، مکرمت نامہ ملا، حالات معلوم ہوئے، قانون فطرت کی رنگینیاں بھی عجیب ہیں، جب قویٰ جاندار اور مضبوط ہوتے ہیں، فرصت ہی فرصت رہتی ہے، اور جس وقت بڑھاپا اپنی تمام ناتوانیوں اور برکتوں کے ساتھ آتا ہے، بے پناہ

---

[1] پہلے خیال تھا کہ العقد الثمین کا ترجمہ شائع کرایا جائے، اسی سلسلہ میں یہ بات ہے، بعد میں یہ ارادہ ترک کر کے خلافت راشدہ، خلافت امویہ اور خلافت عباسیہ کے اسلامی ہند پر مستقل کتابیں لکھی گئیں۔

مشغولیتیں ہو جاتی ہیں، بہرحال جو کچھ بن پڑتا ہے ہو جاتا ہے، پوتے کے ورود مسعود پر دلی مبارک باد قبول فرمائیے، اللہ تعالیٰ علم و عمر کی دولت سے نوازیں، مولوی خالد کمال سلمہٗ کو میری طرف سے تہنیت لکھدیں، "مآثر و معارف" کی کتابت غالباً نصف سے متجاوز ہو چکی ہے، جلد مکمل ہو جائے گی، ایک مہینے کے بعد مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب سے دریافت فرمالیں، آپ کا یہ خیال درست ہے کہ ایسے کام روز روز نہیں ہوا کرتے، بنابریں نہایت مناسب ہے کہ "العقد الثمین" ہر حیثیت سے مکمل ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کے کام میں برکت دی ہے، ان شاء اللہ جلد ہوگا، اور بہتر ہوگا، ظ انصاری صاحب کو کتابیں کس پتے پر روانہ کی جائیں۔ فقط، والسلام۔ عتیق الرحمن عثمانی

مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب سلام مسنون پہونچاتے ہیں، پاکستان سے کام بالکل بند ہے اس لیے ادارے کی حالت سقیم تر ہے۔ آپ جیسے دوست ہمت بڑھائیں تو بمبئی میں کم سے کم ادارے کے ایک صد معاون بن سکتے ہیں، کچھ ہزار کے، کچھ سو کے، اور بہت سے چالیس روپئے سالانہ کے، ندوۃ المصنفین جیسے ادارے روز روز قائم نہیں ہوتے، یہ ملت کا قیمتی سرمایہ ہے، فقط والسلام۔

عتیق الرحمن عثمانی، دفتر برہان، جامع مسجد دہلی۔

(۱۵) ۸ جولائی ۱۹۷۱ء مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ ملا، ۲۵ کتابیں تو شاید جا چکی ہیں، مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب نے انہی کے متعلق لکھا ہوگا، یوں اُن سے کل دریافت کروں گا، اس وقت وہ یہاں نہیں ہیں، "خلافت راشدہ اور ہندوستان" کے مسودے کا انتظار ہے، آپ کی کتاب شائع کر کے مجھے مسرت ہوتی ہے، افسوس ہے کاروبار کی حالت سقیم تر ہے، ہمارے لٹریچر کا حلقہ پاکستان میں زیادہ ہے، اس حلقے کی

قوت خرید بھی زیادہ ہے لیکن برسوں سے یہ سلسلہ منقطع ہے، گفٹ کے نام پر کچھ پیکٹ چلے جایا کرتے تھے وہ بھی بند ہو گئے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے، بہت دنوں سے اس ارادے میں ہوں کہ بمبئی آ کر ادارے کا حلقۂ معاونین بنایا جائے، اس مشکل وقت میں اس سے بھی مدد ملے گی، کچھ لائف ممبر، کچھ معاونین خاص، اور ایک تعداد معاونوں کی مل جائے گی، بشرطیکہ ایک ہفتے قیام ہو اور کوئی دوسرا کام ساتھ نہ ہو، اور احباب بھی بھرپور تعاون دیں، آپ کے حالات سے تعلق خاص رہتا ہے، خط لکھنے میں کوتاہ ہوں مکان سے واپس تشریف لے آئیں تو اس پروگرام پر غور فرمائیں، مولوی خالد سلمہٗ امید ہے بخیریت ہوں گے، "برہان" کے لیے کوئی نفیس مضمون بھی تحریر فرمائیے۔

عتیق الرحمن عثمانی

(۱۶) ۴ اپریل ۱۹۷۶ء مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ پہونچا، مبارکباد قبول فرمائیں، شکر ہے بخیریت تمام تشریف لے آئے، پچھلے دنوں بمبئی جانا ہوا تھا اور قیام بھی اندازے سے ہو گیا، مقصد وہی "ندوۃ المصنفین" کی اعانت کی جانب توجہ دلانا تھا، آپ کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا وطن تشریف لے گئے ہیں، آپ حضرات کو اب ادارے کی جانب خاص توجہ کرنی چاہیئے، نازک وقت آ گیا ہے، ایسے ادارے روز قائم نہیں ہوا کرتے، کتاب کی بات یہ ہے کہ اس کی کتابت بہت دنوں سے مکمل ہوئی رکھی ہے جیسے ہی کاغذ کا انتظام ہو گا طبع کرا دی جائے گی، بنابریں اب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ آخر میں کچھ اضافے ہو جائیں، مسودہ بھیج دیا جائے گا لیکن دشواری یہ ہے کہ پروف ریڈنگ کے وقت اس کی ضرورت ہو گی، یہ کام ہو جائے تو پھر آپ اطمینان سے اس پر نظر ثانی کر سکتے ہیں، آپ کی صحت وعافیت کے لیے دعا کرتا ہوں، آپ حضرات کم سے کم

معاونین کے حلقوں کی توسیع کا کام کرسکتے ہیں، حکیم اصلاحی صاحب وغیرہ سے بھی ذکر ہوا تھا، عتیق الرحمٰن عثمانی، دفتر "برہان" جامع مسجد دہلی ۲

(۱۷) ۷ر اگست ۱۹۷۲ء مخلصم ومحترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ ملا، گرامی نامے کا جواب یہاں سے بھیج رہا ہوں، ۲۷ر جولائی کو گیا ہے، تعجب ہے وہ خط آپ کو نہیں ملا، ملا ہوگا تو بہت تاخیر سے، اس خط کا خلاصہ یہ تھا کہ "خلافت امویہ اور ہندوستان" کا مسودہ فوراً روانہ فرمادیں، جس طرح بھی ہوسکے گا اس کتاب کو ۱۹۷۲ء کی مطبوعات میں شامل کیا جائے گا۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ فقط، والسلام، عتیق الرحمٰن عثمانی۔

(۱۸) ۲۴ر اگست ۱۹۷۲ء مخلصم ومحترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ۱۶ر اگست کو پہونچ گیا تھا، لیکن مسودہ پرسوں ۲۲ر اگست کو پہونچا ہے، پتے پر آپ نے "ندوۃ المصنفین" کے بجائے نیشنل مصنفین لکھا تھا، ہوسکتا ہے اسی وجہ سے تاخیر ہوئی ہو، ان شاء اللہ جلد کتابت شروع کرائی جائے گی، بڑا کام ہے، اللہ تعالیٰ آسان فرمائے، یقیناً آپ نے اس کتاب کی تیاری میں محنت شاقہ برداشت کی ہے، خدا کرے "ندوۃ المصنفین" کسی خدمت کے لائق ہوجائے، بہت دنوں سے بمبئی کے خیال میں ہوں، وہاں ادارے کا بہتر کام ہوسکتا ہے مگر آپ حضرات ہمت نہیں بڑھاتے ہیں، مئی میں "دارالمصنفین" کی وجہ سے رک گیا کہ اس قدر جلد دوسرا کام شاید نہ ہوسکے[1] امید ہے حالات کا جائزہ لے کر

---

[1] دارالمصنفین اعظم گڈھ کا ایک وفد اپنے ادارے کے تعاون کے لیے اپریل میں بمبئی گیا تھا۔

تحریر فرمائیں گے، آپ کی صحت وعافیت کے لیے دعا کرتا ہوں اور خود بھی دعا کا محتاج ہوں، فقط والسلام۔ عتیق الرحمٰن عثمانی ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی ملا

(۱۹) ۱۹ مئی ۱۹۷۳ء مخلصم ومحترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بہت دنوں سے آپ کی خیریت معلوم نہیں ہوئی۔ پچھلے دنوں کلکتہ جانا ہوا تھا، وہاں حکیم محمد زماں صاحب کے پاس آپ کا خط پہونچا تھا، جس سے معلوم ہوا تھا کہ ان دنوں مکان پر تشریف لائے ہوئے ہیں، اغلب یہ ہے کہ اب بمبئی واپس ہو گئے ہوں گے، کتاب کی کتابت مکمل ہو گئی ہے، غالباً ۶۵۰ صفحات پر کتابت ختم ہوئی ہے، اب اور کیا کرنا ہے؟ ان شاء اللہ جلد تمام کاپیاں پریس کو دے دی جائیں گی، بمبئی میں ادارے کا کچھ کام ہو جاتا تو اچھا ہوتا، یہ دن معمول سے زیادہ سخت گزر رہے ہیں، فقیہ صاحب، دسونی صاحب، اور حافظکا صاحب وغیرہ مدد کے لیے تیار ہیں، دوسری اہم تر بات جس کی وجہ سے خاص طور پر یہ کارڈ لکھا ہے "برہان" کے لیے مضمون کی ہے، آپ کے مقالات عام طور پر "معارف" میں آتے ہیں، اور "برہان" اُن سے محروم رہتا ہے، کیا یہ علمی رسالہ آپ کے مقالات گرامی کے لائق نہیں ہے! براہِ کرم جواب اپنے اس رسالہ کے لیے کوئی نفیس مضمون ارسال فرمائیں، میری [illegible] ہے کہ اب آپ دہلی منتقل ہو جائیں، میرا خیال ہے [illegible] مقالات اور خیریت سے مع مضمون کے مطلع فرمائیں۔ فقط وا[لسلام]

عتیق الرحمٰن عثمانی

(۲۰) ۱۱ دسمبر ۱۹۷۶ء مخلصم ومحترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ ملا، صوبہ پورب میں علم وعلماء مسودہ بھی پہونچ گیا، کیا عرض کروں حوصلہ تو بہت کچھ ہے لیکن مزاج کی افت

وسائل کی کمی کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہوں، دنیا کہاں سے کہاں پہونچ گئی مگر ندوۃ المصنفین سی بے نوائی کے عالم میں ہے، ان دنوں میں اور بھی زیادہ دشواری ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کارساز ہے، ان شاء اللہ آپ کی یہ کتاب بھی ادارے سے شائع ہوگی، جیسے ہی موقع ملے گا، اور یہ موقع جلد آئے گا مسودہ کتابت کے لیے دے دیا جائے گا، یہ معلوم ہو کر کہ "خلافت عباسیہ اور ہندوستان" پر توجہ سے نظر ثانی ہو رہی ہے خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی برکاتِ خاص سے نوازا ہے، قلب کو اس سے اطمینان ہوتا ہے کہ ایک مخلص عالم دین اور لائق مصنف کی محنت "ندوۃ المصنفین" جیسے ادارے کے سیلے سے ٹھکانے لگ گئی، امید ہے آپ ہر طرح بعافیت ہوں گے۔ فقط والسلام۔

عتیق الرحمٰن عثمانی

(۲۱) ۱۹ر جنوری ۱۹۸۲ء، مخلصم برادرم جناب مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ کئی ہفتے ہوئے موصول ہوا تھا، میری طبیعت معمول سے زیادہ خراب ہوگئی تھی، کھانسی کی شدت کی وجہ سے نیند بھی نہیں آتی تھی، جواب میں تاخیر ہوگئی، معذرت خواہ ہوں، قاضی حیات النبی مرحوم[1] کے سانحۂ رحلت کی اطلاع سے بہت صدمہ ہوا، افسوس آپ اپنے دست و بازو سے محروم ہو گئے، مجھے معلوم تھا کہ وہ آپ کی علمی زندگی کے سکون کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے تھے۔ رسمی صلاحیتیں اپنی جگہ ہوتی ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ وہ باضابطہ مولوی نہ ہو کر بھی بہت سے رسمی علماء سے زیادہ معلومات رکھتے ہوں،

گرامی نامہ سے یہ معلوم ہو کر اور افسوس ہوا کہ مرحوم نہ صرف علمی معلومات رکھتے بلکہ بہت اچھے معاملہ فہم بھی تھے، مرحوم کی جو غیر معمولی صلاحیتیں آپ نے تحریر فرمائی، ان کا

[1] متوفی صبح جمعہ ۲۰ر صفر ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۸ر دسمبر ۱۹۸۱ء رحمۃ اللہ علیہ،

قدرتی تقاضا یہی ہونا چاہیئے تھا کہ اُن کی جدائی کا اعزہ واقربار اور علاقہ کے تمام باشندوں پر غیر معمولی اثر ہو، میں نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت بھی کی ہے اور ایصالِ ثواب بھی، بلاشبہ یہ صدمہ آپ کے لیے جانکاہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور آپ کو اور تمام متعلقین کو توفیق صبر سے نوازیں، آمین، آدمی چلا جاتا ہے مگر اس کی خصوصیتیں باقی رہ جاتی ہیں، جو دوسروں کے لیے باعثِ تقلید ہوتی ہیں۔

گرامی نامہ سے والد مرحوم کی جدائی کا صدمہ بھی تازہ ہونا ہی چاہیئے تھا، [1] آپ کی صحت وعافیت کے لیے بھی دعار کرتا ہوں، اب آپ جیسے قناعت پسند علمار کم ہی رہ گئے ہیں، میں نے آپ کی زندگی کے مختلف دور دیکھے ہیں اور ہر حالت میں آپ کو مطمئن پایا ہے، فی الحقیقت یہ بہت بڑی نعمت ہے، باقی ضروری باتیں ان شار اللہ کسی دوسرے وقت لکھوں گا۔ والسلام۔

عتیق الرحمن عثمانی، دفتر برہان، اُردو بازار، دہلی ۶

---

[1] والد ماجد الحاج محمد حسن صاحب متوفی ۱۱ر ربیع الاول ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۸ر فروری ۱۹۷۸ء رحمۃ اللہ علیہ۔

مفتی بنام قاضی

(۱) مورخہ ۴ر فروری ۱۹۵۹ء محترم مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا، "رجال السند والہند" مل گئی تھی، اکثر کتابوں پر تبصرے مولانا سعید احمد کرتے ہیں، چنانچہ کتاب ان کو بھیج دی گئی ہے ان شاء اللہ جلد اظہار رائے کیا جائے گا، تبصروں کے لیے صرف تین چار صفحات ہوتے ہیں، کبھی اتنے بھی نہیں اس لیے تاخیر ہوجاتی ہے، مولانا سعید احمد کو مزید تاکید لکھدوں گا، کتاب جب آئی تھی میں نے بھی اس پر چلتی ہوئی نظر ڈالی تھی، اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب لکھ کر آپ نے ایک بڑے خلا کو پُر کردیا ہے، بکھرے ہوئے موتی یکجا ہو گئے ہیں، اور سند وہند کے ارباب علم وحکمت کا ایک خوبصورت ہار تیار ہوگیا ہے، اللہ تعالیٰ یہ گراں قدر خدمت قبول فرمائیں، آپ کے کام میں یوں بھی بڑی برکت ہے، کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہتے ہیں،

فقط والسلام، عتیق الرحمٰن عثمانی

(۲) ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۰ء محترم مولانا دام مجدہم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ ملا۔ مضمون گرامی بھی پہونچ گیا تھا، یہاں یہی خیال رہا کہ رسید روانہ کردی گئی ہے، بہرحال معذرت خواہ ہوں، انشاءاللہ جنوری کے "برہان" میں مضمون شائع ہوگا، آپ کا مضمون "برہان" کے معیار پر پورا اترنا

اترے ؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جماعت میں آپ کا وجود قیمتی ہے۔ علماء کی شان کے بہت سے جوہر آپ کی ذات میں نمایاں ہیں، مولوی خالد سلمہ کے بھی دو مضمون آئے ہوئے ہیں، "برہان" کے صفحات ۶۴ ہیں، اور مضامین کی کثرت ہے، امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ فقط والسلام۔ عتیق الرحمن عثمانی، برہان آفس، جامع مسجد دہلی۔

(۳) مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۴ء مخلصم و محترم جناب مولانا دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا، مضمون بھی پہونچ گیا تھا، "برہان" میں جلد شائع ہوگا، کاموں کے ہجوم میں حالت کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ ضروری خطوط کے جواب بھی رہ جاتے ہیں، آپ کبھی بھی اس کا خیال نہ فرمائیں، کتاب "ندوۃ المصنفین" سے ضرور شائع ہوگی، اس کو مکمل کریں[1] ادارے کو اس سلسلہ میں آپ کی کیا خدمت کرنی ہوگی، اس کو صاف کریں[2] رائلٹی کا یہاں کوئی سلسلہ نہیں ہے، کسی زیادہ بہتر معاوضہ کی بھی توقع نہ رکھئے۔ کیونکہ ادارے کے حالات ایسے ہی ہیں، پھر بھی خدمت کی جائے گی، میں سمجھتا ہوں آپ کے سامنے پوری صورتِ حال ہے، غالباً ۸ ار کو بمبئی آنا ہوگا، حج کمیٹی کی میٹنگ ہے، امید ہے آپ بہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوں گے، فقط والسلام، عتیق الرحمن عثمانی،

(۴) ۳۱ر جولائی ۱۹۶۴ء مخلصم و محترم جناب مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مکرمت نامہ ملا۔ مجھے خیال تھا کہ اس دفعہ آپ سے اطمینان کی ملاقات نہ ہوسکی، سچ تو یہ ہے اس عرصے میں کئی دفعہ خط لکھنے کا ارادہ کیا مگر پورا نہ ہوسکا، کاموں کے ہجوم اور ماحول کی ناسازگاری کی نوعیت کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ ضروری کام بھی رہ جاتے ہیں، بمبئی میں بارش کا اتنا زور تھا کہ کہیں آنا جانا مشکل ہوگیا تھا، افسوس

---

[1] عہد و ہند عہد رسالت میں، [2] کچھ نہیں۔

آپ کو زحمت ہوئی، کسی نے یہ نہیں بتایا کہ آپ تشریف لائے تھے، ورنہ فون پر ہی معذرت کر لیتا۔

کتاب کا آخری باب فوراً ارسال فرمائیں اور شروع کے صفحات بھی، کتابت فوراً ہو جائے گی، کتابت کی عمدگی اور باضابطگی کے لیے بہتر یہی ہے کہ پورا مسودہ سامنے ہو، مسودہ کاتب کو دے دیا گیا ہے، دونوں مضمون محفوظ ہیں، ان شاء "برہان" ہی میں شائع ہوں گے، بعض مضامین کی طوالت اور تسلسل کی وجہ سے یہ دشواری پیش آرہی ہے کہ متعدد اہم مضامین دو دو سال بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ مدت سے رُکے ہوئے ہیں۔

آپ کے مضمون گرانقدر ہوتے ہیں، واپس کیسے ہو سکتے ہیں، امید ہے آپ بہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوں گے، خان صاحب[1] گاڑی لے آئے تو تھکاوٹ دور کرنے کے لیے تفریح کو چلا گیا تھا، کیونکہ چھوٹا لڑکا ساتھ تھا۔

(۵) یکم ستمبر ۱۹۶۴ء برادرم و مخلصم مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا تھا، لفافہ بھی پہونچ گیا تھا، پورا مسودہ کتابت کے لیے دے دیا گیا ہے، کاتب پختہ قلم ہے، ان شاء اللہ کتابت مناسب رہے گی، میرا دو چار سطریں لکھنا، بس یہی ایک مرحلہ ہے، تاہم کوشش کروں گا، فہرست اور ابتدائیہ وغیرہ کے ساتھ دو صفحے مزید محفوظ رکھے گئے ہیں، کتاب کا سائز بڑا ہی رکھا گیا ہے، علمی کتابوں کے لیے چھوٹا سائز ٹھیک نہیں رہتا، حالانکہ اس میں کافی کفایت ہوتی ہے "ابن حزم" والا مضمون جلد شائع ہوگا، صدارت کا انتخاب ہو چکا ہوگا، ابھی یہاں خبر نہیں پہونچی، کتاب کے سلسلے میں کچھ خدمت آپ کی بھی ہوگی، امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے، فقط والسلام۔ عتیق الرحمٰن عثمانی، ندوۃ المصنفین، جامع مسجد دہلی۔

---

[1] جناب اے، اے خان صاحب، بمبئی۔

آخری مکتوب

حضرت مفتی صاحب مرحوم بہت دنوں سے چاہتے تھے کہ میں بمبئی جیسے ہنگامی
اور خالص کاروباری شہر سے نکل کر ندوۃ المصنفین دہلی کے علمی ماحول میں آجاؤں،
جب بھی بمبئی تشریف لے جاتے یا ملاقات ہوتی تو کسی نہ کسی انداز میں اس کا ذکر کیا
کرتے تھے، چونکہ حالات کے پیشِ نظر میں ان کی خواہش پوری کرنے سے معذور تھا
جس کا علم حضرت مفتی صاحب مرحوم کو بھی تھا، اس لیے آخر تک ان کی یہ خواہش
افسوس کہ پوری نہ ہوسکی، اور وہ دنیا سے چلے گئے۔

مسلم پرسنل لا، بورڈ کے پہلے اجلاس کے موقع پر بمبئی میں مولانا سعید احمد صاحب
اکبرآبادی اور حضرت مفتی صاحب دونوں حضرات نے اس موضوع پر میری موجودگی میں
طویل گفتگو کی، مگر بات کسی نتیجہ تک ختم نہیں ہوئی، مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط
مرحوم بھی اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ کی جگہ بمبئی نہیں دہلی ہے، وہ اخبار الجمعیۃ سے مجھے
منسلک کرنا چاہتے تھے، مگر وہ بھی حالات کے پیش نظر خواہش اور افسوس ہی کرتے رہے

گذشتہ سال مارچ میں میرے پاکستان کے سفر کے موقع پر بھی حضرت مفتی صاحب
اپنی اسی خواہش کا اظہار فرمایا تھا مگر افسوس کہ ان کی تمنا پوری نہ ہوسکی جس کا مجھے زندگی
بھر افسوس رہے گا، ویسے تو کئی حضرات اس قسم کی خوش کن باتیں کیا کرتے ہیں اور
آج بھی مجھے بظاہر دعوت دیتے ہیں مگر ان کی دعوت میں وہ جان نہیں ہوتی ہے، جو
ان بزرگوں کی خواہش میں ہوا کرتی تھی۔ بہرحال حضرت مفتی صاحب کا یہ آخری خط
خلوص، تعلق، علمی قدردانی اور خورد نوازی کی آخری سند ہے۔

ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی۔

۱۴ر فروری ۱۹۸۰ء۔

محبی و محترمی جناب مولانا قاضی اطہر صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ ۳۰ر جنوری ۱۹۸۰ء کو مل گیا تھا۔ دو روز کے بعد میاں حسان احمد اور کبیر احمد سلمہا برائے ملاقات آئے[1] اور گرامی نامہ بھی لائے، اس وقت اُن سے سرسری بات ہوئی کہ اگلے دن جمعہ کے بعد آئیں گے، مگر نہیں آئے، غالباً موقع نہیں ملا، خیال تھا کہ ان دونوں کو یک وقت چائے ناشتہ پر مدعو کروں، ہمارا آپ کا تعلق رسمی نہیں حقیقی روحانی تعلق ہے، الجھنوں میں گرفتار رہتا ہوں اور صحت بھی ٹھیک نہیں ہے، ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۹ء سے عرق النساء کے عارضہ میں مبتلا ہوا تھا، یہ تکلیف کئی مہینے تک قائم رہی۔ بہت دنوں تک تو گھر سے دفتر تک آنا بھی دشوار ہوتا تھا۔ بجلی کی سکائی کا بہانہ ہوا اور اس طرح کی معذوری جاتی رہی۔

مولوی محمد ظفر احمد صاحب مرحوم قریب کی مسجد میں جہاں چڑھنا نہ پڑے اپنے ساتھ رکشہ میں لے جایا کرتے تھے، افسوس وہ بھی ہمیشہ کے لیے جُدا ہو گئے، آپ نے صحیح تحریر فرمایا ہے کہ تقریباً چالیس بیالیس سال سے ادارہ سے منسلک تھے، ان کی دیانت دامانت مسلّم تھی، متعلقہ کاموں سے بھی پورا شغف تھا، میرے مزاج سے بھی پوری طرح واقف ہو گئے تھے، واقعہ یہی ہے کہ ان کا بدل مشکل ہی سے ملے گا۔[2] میری صحت اور حالات بھی اب ایسے نہیں ہیں کہ ادارہ کے جزوی اور روزمرّہ کے کاموں کو دیکھ سکوں، "خلافت عباسیہ اور ہندوستان" کی کتابت بھی معلوم ہوا ہے کہ آخری مرحلہ میں ہے،

---

[1] حسان احمد بن قاضی اطہر، کبیر احمد بن قاضی حیات الٰہی مرحوم برادر قاضی اطہر

[2] مولوی حکیم محمد ظفر خاں شاہجہاں پوری مرحوم دفتر ندوۃ المصنفین کے انچارج اور حضرت مفتی صاحب مرحوم کے معتمد خاص۔

چاہتا تھا کہ صحیح صورت حال معلوم ہو جائے تو آپ کو اطلاع دوں، کتاب کی کتابت منشی وجیہہ اللہ صاحب رامپوری کر رہے ہیں، ان کے لڑکے سے معلوم ہوا تھا کہ عربی کے کچھ ٹکڑوں کی کتابت باقی ہے، دارالعلوم جشن صد سالہ تک سفر کے لائق ہوا تو ضرور ملاقات ہو گی۔

اپنی بے توانائی پر افسوس ورنہ میری دلی خواہش یہی ہے کہ آپ جیسا صاحب کمال جس کو اب فرصت بھی ہے اور فارغ البال بھی ہے دہلی میں قیام کرکے ادارے کی خدمات انجام دے،

ولعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

میاں عمید الرحمٰن کی طرف سے سلام مسنون، میاں حسان احمد اور کبیر احمد کو دعائیں، آپ کی صحت و عافیت کے لیے دعا کرتا ہوں۔ عتیق الرحمٰن عثمانی۔

مکتوب نمبر: ۲۲ دسمبر ۱۹۷۶ء

محترم مولانا دام مجدہ السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ ملا، مضمون گرامی بھی پہونچ گیا تھا، یہاں یہی خیال رہا کہ رسید روانہ کر دی گئی ہے، بہرحال معذرت خواہ ہوں۔ ان شاء اللہ جنوری کے "برہان" میں مضمون شائع ہوگا، آپ کا مضمون "برہان" کے معیار پر پورا نہ اُترے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے، جماعت میں آپ کا وجود قیمتی ہے، علما کی شان کے بہت سے جوہر آپ کی ذات میں نمایاں ہیں، مولوی خالد سلمہٗ کے بھی دو مضمون آئے ہوئے ہیں، "برہان" کے صرف ۶۴ صفحات ہیں اور مضامین کی کثرت ہے، امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام۔

عتیق الرحمٰن عثمانی، برہان آفس جامع مسجد دہلی۔